سورۃ الکوثر۔کی تین آیات۔کے مروجہ اردو ترجموں اور غلط تفہیم۔کی اصلاح

Surah Al-Kousur Chapter 108: Verses 1 – 3

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

جماعت احمدیہ	جالندہری [108:1]	محمد حسین نجفی [108:1]
یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کی ہے۔ پس اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔ یقیناً تیرا دشمن ہی ہے جو اَبتر رہے گا۔	(اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا ۔	(اے رسول(ص)) ہم نے آپ(ص) کو کوثر عطا کی ہے۔ پس آپ(ص) اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کریں اور قربانی کریں۔ بے شک آپ(ص) کا دشمن ہی نسل بُریدہ ہوگا۔
ابوالاعلیٰ مودودی [108:1]	**محمد جوناگڑھی [108:1]**	**علامہ جوادی [108:1]**
(اے نبیؐ) ہم نے تمھیں کوثر عطا کر دیا۔ پس تم اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ تمہارا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔	یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے۔پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے ۔	بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے۔ لہٰذا آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی دیں۔یقینا آپ کا دشمن بے اولاد رہے گا

سورۃ الکوثر کے۔اِن مروجہ اردو ترجموں میں کیا غلطی (خرابی،نقصان) ھے...؟...توجہ فرمائیں!

اِن مروجہ ترجموں کے غلط ہونے کیوجہ سے۔ قرآنِ مجید کی عظمت اور غلطیوں سے پاک ہونا۔ مشکوک ہو جاتا ہے۔اور یہ دھوکہ لگتا ہے ۔ کہ قرآنِ مجید میں (نعوذ باللہ)۔ بعض غلطیاں بھی ہیں۔ اور پھر۔ اللہ تعالے کی پاکیزگی، دانائی اور صداقت بھی مشکوک ہو جاتی ھے۔.. چند مثالیں دیکھیئے۔

(1)۔اگر یہ تینوں آیات۔ صرف محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم۔ کیلئے ہی مخصوص تھیں۔ تو محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی وفات کے بعد۔ یہ آیات قرآن میں کیوں موجود ہیں..؟.. جبکہ اِن آیات میں عملی طور پر کرنیوالے دو کاموں [فَصَلِّ لِرَبِّكَ ۔اور۔ وَانْحَرْ] کا حکم بھی ھے۔.. کیا یہ دونوں حکم اب.. بیکار، فضول ہیں؟..

(2)۔ جنّت میں پہنچنے کے بعد۔ حوضِ کوثر پر پانی پلانے والی۔ فرضی کہانی۔ خلافِ عقل ھے اور اللہ تعالے پر متضاد باتیں (وعدے) کرنیکا بہتان ھے۔ اے میری قوم کے لوگو!۔ ذرا تدبر کرو! کہ یہ کتنا احمقانہ خیال ھے ؟۔ کہ اللہ تعالے نے جنّت میں۔ حضرت محمدؐ۔ کو حوض (کوثر)۔ دے دیا ھے۔ جِس میں سے۔ وُہؐ لوگوں کو پانی پلائیں گے۔ عقل سے سوچو!۔ کہ یہ خیال۔ جنّت کے متعلق۔ قرآنِ مجید کی آیات سے کِس قدر متضاد ھے ؟۔ (نعوذ باللہ)۔ کیا ممکن ھے کہ جنت میں پہنچے ہوئے لوگوں کو۔ ویسے پینے کے پانی یا مشروب کی قلّت ھے ؟۔ پھر۔ جنّت کی وسعت کا تصور کریں۔ کیا۔ پانی پینے کیلئے۔ کئی جنّتی انسانوں کو۔ حوضِ کوثر پر جانا پڑے گا..؟۔ (نعوذ باللہ)۔... اے میرے قومی بھائیو!۔ وہاں پر تو۔ ہر ایک جنّتی کیلئے نہایت اعلیٰ مشروب۔ اور گھروں کے اندر سے گذرتی ہوئی صاف پانی کی نہروں کے وعدے ہیں۔ اور نہایت یقینی وعدہ ھے۔ کہ ہر ایک جنّتی کو۔ جو کچھ بھی وُہ چاھے گا۔ لازماً اور یقیناً۔ اُس کو ملے گا۔ اور یہ وعدہ ھے بھی ہمیشہ کیلئے ...۔... پھر کوئی بھی جنّتی۔ پانی پینے کیلئے۔ لائن میں کیوں لگے گا ؟.... سوچیں!.....

لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا ﴿١٦﴾۔ سورۃ الفرقان۔ آیت 16

چنانچہ۔ اِس سورۃ (الکوثر) کی پہلی آیت۔ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾۔ میں۔ محمد ﷺ کو۔ جنّت میں ایک مخصوص حوض (کوثر)۔ عطا کرنے کی بات نہیں فرمائی۔ بلکہ۔ اِس آیت کو پڑھنے اور سُننے والے ہر ایک متّقی شخص کو۔ اِسی دُنیا کی زندگی کے دوران عطا کی ہوئی۔ کثیر نعمتوں کی یاددھانی کروائی گئی ھے۔

(3)۔ یہ بات سچ نہیں ھے کہ۔ محمد ﷺ کے دُشمن۔ نرینہ اولاد سے محروم رھے۔... کیونکہ... نہ صرف۔ ابو جہل کا ایک بیٹا عکرمہ تھا۔ بلکہ محمد ﷺ کے مشہور دُشمن کا یہ بیٹا۔ شہید ہونے کی وجہ سے۔ ہمیشہ کیلئے زندہ بھی ھے۔... نیز۔ اور بھی کئی لوگ محمد ﷺ کے ساتھ۔ دُشمنی رکھتے رہے ہیں۔ (جیسے سلمان رشدی۔ اور بعض انتہا پسند ہندو اور عیسائی)۔ اور ایسا۔ ہر ایک دُشمن۔ نرینہ اولاد سے محروم بھی نہیں رھا۔ چنانچہ۔ اگر اللہ تعالے نے محمد ﷺ کو یہی فرمایا تھا کہ۔ یقیناً۔ آپؐ کا دُشمن۔ لاوارث (نرینہ اولاد کے بغیر)۔ ہو گا۔ تو حقیقی زندگی میں۔ ایسا کیوں نہیں ہوا؟۔ اُسکی وجہ یہ ھے۔ کہ اللہ تعالے نے تو یہ فرمایا ہی نہیں تھا۔ ہمارے مروجہ ترجمے غلط ہیں۔ اور۔ ہمارے اِن غلط ترجموں کیوجہ سے۔ اللہ تعالے بھی اور قرآنِ مجید بھی۔ (نعوذ باللہ)۔... غلط اور نا قابلِ اعتبار... دِکھائی دیتے ہیں۔

(4)۔ قرآنِ مجید کی اِس سورۃ (الکوثر)۔ میں ہر ایک متقی (مومن) مخاطب ھے۔ حضرت محمد ﷺ۔ اِس سورۃ میں۔ واحد مخاطب نہیں ھیں۔ بلکہ۔ آپؐ کے زمانے میں بھی۔ اور آپؐ کی وفات کے بعد۔ پیدا ہونیوالے ۔ اَن گنت دوسرے لوگ بھی (متّقی مومن) ...اِس سورۃ کی تینوں آیات میں مخاطب ہیں .... اگرچہ۔ اللہ تعالے۔ بعض قرآنی آیات میں مخصوص قوموں اور مخصوص افراد کو بھی مخاطب فرماتے ہیں۔ لیکن۔ ایسی ہر ایک آیت کیساتھ۔ نہایت واضح بیان ہوتا ھے۔ کہ کونسی بات، حکم یا فرمان ۔ کِس کو کہا جا رہا ھے۔ اور۔ کِس کے متعلق ھے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

وحیءِالٰہی کی روشنی میں۔اِن تین آیات کا۔ایک درست ترجمہ و تشریح

اِس سورۃ(الکوثر)کی پہلی آیت۔﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾۔میں۔اِس آیت کوپڑھنے اور سُننے والے ہر ایک متّقی شخص کو۔اِسی دُنیا کی زندگی کے دوران۔عطا کی ہوئی۔کثیر نعمتوں کی۔یاد دھانی کروائی ھے۔محمد ﷺ کو۔جنّت میں ایک مخصوص حوض(کوثر)۔عطا کرنے کی بات نہیں فرمائی۔بلکہ۔ہر ایک شخص کو جو اَن گنت نعمتیں پہلے ہی دی ہوئی ہیں۔یہ اُن کا ذِکر ھے۔مثلاً۔دِل،آنکھیں۔سانس،ماں باپ،دولت وغیرہ۔۔۔

اِس سورۃ(الکوثر)کی دوسری آیت۔﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾۔میں اللہ تعالے کے ساتھ۔تعلق،ملاقات،ملاپ،رابطہ .. قائم رکھنے کی ھدایت بیان فرمائی گئی ھے۔اور۔یہ رابطہ،ملاپ... Contact, Connection ... قائم رکھنے کیلئے۔وقت،خواہشات،بعض دُنیاوی کام اور آرام وغیرہ۔کی قربانی دینے ھدایت بیان فرمائی ھے۔اِس آیت میں... جانوروں کی قربانی..کی بات نہیں ھے۔بلکہ اللہ تعالے کے ساتھ تعلق،رابطہ،ملاقاتیں۔قائم رکھنے کیلئے۔اپنے جذبات،وقت،راحت،مفادات اور متفرق دُنیاوی مصروفیات میں سے۔صرف کچھ کی۔قربانی کرنے کی تلقین ھے۔

اِس سورۃ(الکوثر)کی تیسری آیت۔﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾۔میں۔اللہ تعالے نے اِس آیت سے پہلی آیت کے تسلسل میں فرمایا ھے۔کہ بیشک۔(إِنَّ)۔یعنی یقیناً۔تمہارے بعض کام(حالات اور فرائض)۔ایسے بھی ہیں۔جو۔لازمی اور فوری نوعیّت کے ہیں۔چنانچہ۔اُن لازمی کاموں یا فرائض(شَانِئَكَ)۔کی ادائیگی کیلئے تمہیں میری صحبت کے ماحول(تصور)سے باہر جاناپڑتا ھے۔چنانچہ۔اُن لازمی کاموں یا فرائض۔(شَانِئَكَ) کو۔ادا کرنا جائز اور درست ھے۔لیکن۔جب اُن سے فارغ ہو جاوٗ۔تو پھر۔رغبت سے میری طرف آجایا کرو.... جیسے فرمایا ھے کہ۔

> فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿٧﴾ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾...(سورۃالشرح۔آیات7اور8)

چنانچہ۔سورۃالکوثر کی اِس آیت۔﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾۔میں اِس سے پہلی آیت۔﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾۔والے فرمان(بیان) کی وضاحت بیان فرمائی ھے۔کہ اللہ تعالے کو تمہارے لازمی دُنیاوی کاموں اور فرائض کا بھی علم ھے۔چنانچہ۔اللہ تعالے نے اپنے۔وَانْحَرْ۔والے فرمان کی وضاحت فرمائی ھے۔کہ ہر ایک کام کو چھوڑ دینے(قربان کرنے)۔کا حکم نہیں ھے۔...لازمی دُنیاوی کاموں اور فرائض کی موجودگی کو تسلیم بھی کیا ھے۔اور ساتھ ساتھ۔دُنیاوی کاموں (وقت،راحت،تجارت وغیرہ)کی معقول قربانی کرنے کی۔ھدایت بھی فرمائی ھے۔

اِس آیت میں۔ شَانِئَكَ ۔ کا مطلب تمہاری دُنیاوی مصروفیت کے جواز۔ یا۔ تمہارے دُنیاوی کام ہیں ۔ جن کی وجہ سے تمہیں ﴿متقی انسانوں کو بھی﴾۔ اللہ تعالےٰ کی معیّت، یا صحبت میں ہونے کے تصور سے (وقتی طور پر)۔ محروم رہنا پڑتا ھے۔.. قرآنِ مجید میں اِس لفظ۔ شَانِئَكَ ۔ جیسی ایک اور مثال پر غور اور تدبر فرمائیں۔ جہاں۔ اللہ تعالےٰ نے۔ شَأْنِهِمْ ۔ کا لفظ استعمال فرمایا ھے۔..

Surah Al-Noor Chapter 24: Verse 62

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٢﴾

اپنے اپنے پسندیدہ علماء کے قرآنی ترجموں میں۔ اِس آیت کا۔ اور خصوصاً اِس لفظ.. شَأْنِهِمْ ..کا ترجمہ توجہ سے پڑھیں۔ سب علماء نے اِس آیت (24:62) کے اردو ترجموں میں۔ شَأْنِهِمْ ۔ کا ترجمہ {اُن کا کام } ہی لکھا ھے۔... چنانچہ اگر۔ شَأْنِهِمْ ۔ کا ترجمہ۔ {اُن کا دُنیاوی کام }۔ ھے۔ تو پھر۔ شَانِئَكَ ۔ کا ترجمہ.. {تیرے دُنیاوی کام }..ہی ہونا چاہیئے۔

اے میری قوم کے لوگو اور ہمارے مذھبی راہنماؤ۔ یہ پوری سورۃ (الکوثر)۔ قرآنِ مجید کو ماننے والے ہر ایک متقی کو۔ اللہ تعالےٰ کا یہ پیغام (ھدایت) پہنچانے کیلئے ھے۔ کہ۔ اے میرے بندے۔ میں نے تمہیں کثرت سے نعمتیں دی ہیں۔ لہذا۔ تم میرے ساتھ تعلق (ملاپ) کو قائم رکھا کرو۔ چاھے تمہیں اِس کیلئے بعض کاموں (مصروفیات، مال، وقت، وغیرہ) کی۔ معقول قربانی بھی کرنی پڑے۔ یقیناً۔ تمہارے دُنیاوی کام (جواز)۔ اہمیت کے لحاظ سے مختلف النوع کے ہیں۔ مگر۔ سب کام ایسے لازمی نہیں ہیں۔ کہ۔ مجھ سے (اللہ تعالےٰ سے) ملاقات کا وقت ہی نہ ملے۔...

اللہ تعالےٰ۔ آپ اپنے فضل سے۔ سب پڑھنے والوں کیلئے۔ اِس مضمون کی تفہیم اور تعمیل۔ آسان کر دے۔ آپ کو اپنی اپنی جماعت میں۔ رائج غلط ترجموں کی۔ اصلاح کروانے کی توفیق اور طاقت۔ عطا فرمائے۔ آمین۔

آپکا.........قومی بھائی................ محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)....

آج....مورخہ...29 ... مئی........سن عیسوی....2015......ھے۔